# ٹرانس جینڈر ایکٹ کیا ہے

تحریر:

احسان اللہ کیانی

پاکستان میں ٹرانس جینڈر کا بل منظور ہو چکا ہے، یہ خلاف شرع ہے، اس میں ہم جنس پرستی کو فروغ دیا گیا ہے، اس کو ہر صورت روکنا چاہیے، اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے، یہ جملے اس وقت ہر طرف سوشل میڈیا پر دیکھنے کو مل رہے ہیں، میں نے جب یہ جملے دیکھے تو سمجھا کہ یہ بل اسی ہفتے منظور ہوا ہوگا لیکن جب کچھ تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ تو آج سے چار سال پہلے منظور ہوا تھا۔

عجیب بات ہے کہ یہ بل اتنے پہلے منظور ہوا تھا اور اس پر کوئی خاص ہنگامہ نہیں ہوا جبکہ اس وقت بھی کہرام مچنا چاہیے تھا، یہاں یہ بھی سوال ذہن میں آتا ہے کہ پہلے سب کچھ خاموشی سے کیسے ہوگیا تھا اور اب اسے کس نے اور کیوں دوبارہ اٹھایا ہے؟ اس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ کوئی ایسی طاقت موجود ہے جو جب چاہتی ہے ہنگامہ کھڑا کر دیتی ہے اور جب چاہتی ہے سب کچھ شانتی سے ہو جاتا ہے۔

## ٹرانس جینڈر ایکٹ میں کیا ہے؟

اس بل میں ٹرانس جینڈرز لوگوں کو حقوق دلائے گئے ہیں، کہا گیا ہے کہ وہ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں، جاب کر سکتے ہیں، ہسپتالوں سے علاج معالجہ کروا سکتے ہیں، عوامی مقامات پر جا سکتے ہیں، کسی شخص کو انہیں ہراساں کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، انہیں وہی تمام حقوق حاصل ہوں گے جو عام لوگوں کو حاصل ہیں، انہیں جو بھی بھیک مانگنے پر مجبور کرے گا اسے سزا ہوگی، یہاں تک تو کسی کو اعتراض نہیں، مسئلہ یہ ہے کہ ٹرانس جینڈر کون ہوتا ہے، کیا یہ خواجہ سرا اور ہیجڑے ہوتے ہیں یا ان میں فرق ہوتا ہے، ان کا تعین کیسے کیا جائے گا۔

## خواجہ سرا اور ہیجڑا کون ہوتا ہے؟

خواجہ سرا یا ہیجڑا ایسے اشخاص کو کہتے ہیں جن کی پیدائش کے وقت ان میں مرد و عورت دونوں کی خصوصیات ہوتی ہیں یا دونوں کی ہی خصوصیات نہیں ہوتی ہے، انہی کو عربی زبان میں خنثی یا مخنث کہتے ہیں، بلا شبہ یہ لوگ معاشرے کے پسے ہوئے لوگ ہیں، انہیں

ضرور حقوق دلائے جانے چاہییں مگر ان لوگوں کو آگے کر کے کسی دوسرے طبقے کو فائدہ پہنچایا گیا ہے کیونکہ یہ لوگ ٹرانس جینڈر نہیں ہوتے بلکہ انہیں انگلش میں انٹر سیکس کہتے ہیں۔

ٹرانس جینڈر اور انٹر سیکس میں فرق

انٹر سیکس کی تعریف آپ جان چکے ہیں، اب ٹرانس جینڈر کی بھی تعریف جان لیں، ٹرانس جینڈر وہ لوگ ہوتے ہیں جو کامل مرد یا عورت پیدا ہوتے ہیں، بعد میں وہ آپریشن کروا کر اپنی جنس تبدیل کرواتے ہیں۔

اس بل میں خواجہ سراؤں کو بھی ٹرانس جینڈر میں شامل کیا گیا ہے اور ایک تیسری قسم کے لوگوں کو بھی ٹرانس جینڈر میں شامل کیا گیا ہے جو اپنی جنس سے مطمئن نہیں ہیں اور دوسری جنس کی طرف مائل ہیں۔

مثلا

ایک مرد چاہتا ہے کہ وہ لڑکیوں کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرے، ان کی سہیلی بن کر رہے تو ایسے شخص کو فقط یہ کرنا ہے کہ وہ نادرا کے پاس جائے اور کہے، میں لڑکی ہوں، نادرا اس قانون کی وجہ سے پابند ہے کہ وہ بغیر کسی تحقیق کے اس کو لڑکیوں والا شناختی کارڈ بنا دے گا، اس طرح وہ مرد بلا روک ٹوک لڑکیوں کے ساتھ کھیل سکے گا، ان سے مصافحہ کر سکے گا، ان سے گلے مل سکے گا، وہ کسی مرد سے باقاعدہ نکاح بھی کر سکے گا اور اس طرح وہ قانون کی چھتری میں قوم لوط کا عمل بھی کر سکے گا۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ کا غلط استعمال

اس قانون کے بعد بغیر تحقیق کے جنس تبدیل ہو جائے گی، اس لیے لوگ جب دوسری جنس میں فائدہ دیکھیں گے تو نادرا سے اپنے قومی شناختی کارڈ پر اپنی جنس تبدیل کروالیں گے۔

مثلا

لڑکیاں زیادہ جائیداد حاصل کرنے کیلئے والد کی وفات سے کچھ ماہ پہلے مردانہ شناختی کارڈ بنوالیں گی۔

مرد لوگ خواتین کے کوٹے کی نوکریاں حاصل کرنے کیلئے زنانہ شناختی کارڈ بنوالیں گے۔

اب تک تیس ہزار کے قریب مرد اور عورتیں اپنے شناختی کارڈ پر جنس تبدیل کروا چکے ہیں، ان میں خواجہ سراؤں کی تعداد سو سے بھی کم ہے، اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں، اس قانون سے کون فائدہ اٹھا رہا ہے۔

قانون کو درست کرنے کا طریقہ

اگر یہ قانون واقعی خواجہ سراؤں کے حقوق کیلئے بنایا گیا ہے تو اس میں چند ترامیم کر لینی چاہییں جو قابل اعتراض ہیں۔

مثلا

اس کا نام ٹرانس جینڈر ایکٹ سے انٹر سیکس ایکٹ کر لینا چاہیے تاکہ اس میں فقط خواجہ سرا ہی داخل ہو سکیں، اسی طرح اس میں یہ بھی شرط ہونی چاہیے کہ اس میں فقط پیدائشی خواجہ سراؤں کو ہی داخل کیا جائے گا، بعد میں جنس تبدیل کروانے والوں کو انٹر سیکس کہنے کی بھی اجازت نہیں ہوگی۔

جائیداد کے حوالے سے اسلام کا قانون یہ ہے کہ مرد کے مقابلے میں عورت کو آدھا حصہ ملتا ہے، طبی معائنے کے بعد اسی اعتبار سے حصہ ملنا چاہیے۔

اسی طرح جو دیگر شقیں بھی شریعت کے خلاف ہیں، انہیں نکال دینا چاہیے بلکہ بہتر تو یہی ہے کہ اس بل کو ختم کر کے فقط خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کیلئے بل پیش کرنا چاہیے اور اسے منظور بھی کرنا چاہیے۔

https://www.ehsanullahkiyani.com/